مجموعہ لطیفہ

یا

اسناد علمی وملتی آقائی ثقۃ الاسلام اطیبہ

جامع

آقل الحاج لطف اللہ ہمدانی

مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس واقع چار مینار
(حیدرآباد دکن)

۱۹۶۲

مجموعۂ لطیفہ

(یا)

علمی و اجتہادی سندین اور فرامین و سونے کے تمغہ جات سلاطین اسلام جو کہ حضرت جناب مستطاب سرکار شریعت مدار حجۃ الاسلام والمسلمین آقا حاجی میرزا محمد رحیم ثقۃ الاسلام بلبلہ باکوئی (بادکوبہ) دام برکاتہ۔

محض مضامین اور اوراق مبارکہ جو حضرات حج اسلام و مجتہدین عظام نجف اشرف و کربلائے معلی و سامرہ جو کہ اجازات اجتہاد اور خطوط حضرت کے تعدیل و تحسین و تمجید و تقدس میں مشتمل ہے اور حضرت کے خدمات علمیہ اور بنی نوع کے تکالیف و نیز مؤسسات خیریہ جو حضرت نے فرمایا ہے مدرسوں کے افتتاح و انجمنوں کی تشکیل و کتاب خانوں کے مہیا کرنا (لائبریری) و قرائت خانہ مجانی کا مہیا کرنا اور امتعۂ وطنیہ کا رواج دینا (ملکی ہنوجات و مصنوعات) و مختصر بیانات فرامین شاہانہ و عدد درجہ اول تمغہ جات طلائی علمی کا بیان وغیرہ محض تشویق و اقرار خدمات جو حضرت نے فرمایا ہے بجانب سلاطین اسلام عطا ہوا ہے اور مکاتبات شاہانہ و امراء و وزراء و صدر اعظم جو حضرت سے مکاتب ہوا ہے اور مورخین عصر و سیاحان عالم جو اخباروں میں اور میگزینوں میں حضرت کی تمجید و تحسین کئے ہیں تحریر ہے اس مختصر رسالہ میں درج ہیں ملاحظہ سے روشن ہوگا فقط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی محمد وآلہ الطاہرین
[illegible] تاریخ کے اوراق پر نظر ڈالنے سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ
حیدرآباد کی خوش قسمتی سے ہمیشہ کسی نہ کسی طرح علماؤ فضلائے عدیم
المثال اور بزرگان عصر قدوم میمنت لزوم سے اس سرزمین کو مزین
[illegible] کرتے رہے ہیں۔

اس اخیر عہد میں خداوند تبارک و تعالیٰ نے ہم کو ایسا مجمع الفضائل
عظیم و سلطنت پناہ بادشاہ عنایت کیا جس کی دور سلطنت میں زمانہ سابق
سے زیادہ علماؤ فضلا اس بلدہ فرخندہ بنیاد میں رونق افروز ہو رہے ہیں
[illegible] ایسے بادشاہ عظمت پناہ کا وزیر جیسے شخصیت عالی نژاد سر یمین السلطنہ مہاراجہ
کشن پرشاد سے عیاں ہے ایسے افراد باکمال کی قدر شناسی کے لئے
[illegible] زیبا ہوا ہے چنانچہ ممدوح الشان مدارے مآب کے اخلاق عمیم کی
[illegible] کے جلیل القدر علماؤ فضلا مقناطیس وار وارد حیدرآباد ہو رہے
ہیں چنانچہ حضرت مولانا ومقتدانا وملاذنا المکرم مجتہد العصر والزمان نائب امام

مولانا حاجی میرزا محمد رحیم بلبابہ جو باکو واقع قفقاز (کاکشیا) کے باشندہ اور مجتہدین عظام کے استاد (اجازت نامجات) رکھتے ہیں راجہ صاحب بالقابہم کے مہمان ہوے ہیں اجازات مجتہدین کرام اعلی اللہ مقامہم کے تراجم ذیل میں کیا جاتے ہیں یہ وہی بزرگوار ہیں جہاں تشریف لیگئے شمع علم روشن کرتے رہے مدارس ذکور و اناث و کتب خانہ (لائبریری) و قرائت خانہ انہوں نے قائم کیا اور اغلب کے مصارف کو اپنے جیب خاص سے دیتے رہے مولانا ممدوح بلاد اسلامیہ مصر قسطنطنیہ عراق - ایران - شام - ترکستان، اغلب ممالک اسلامیہ و بلاد ہندوستان معزز و ممتاز ہونے کے علاوہ سلاطین و شاہان اسلام و علما و فضلا و مشائخ اسلام کے طبقہ و ہر خیالات کے لوگوں میں عزت کی نگاہ سے دیکھے گئے ہیں چنانچہ مصدر خلافت اسلامیہ و دولت ایران سے اعلیٰ درجہ کے طلائی تمغہ جات و سلطنت کابل سے فرامین وغیرہ عطا ہوے ہیں۔

المختصر یہ صاحب ایسے مجتہد بزرگوار ہیں جنہوں نے بصرف کثیر اپنے جیب خاص سے مسلمانوں کو مستعد کرنے کی کوشش کی ہے اور عامہ مسلمین کو بلحاظ کیش و عقیدت احکام و شعائر اسلامی پر مستعد کرنے میں ہمیشہ ساعی و کوشاں رہے ہیں۔ چنانچہ انہیں صفات و فضائل کی شہرت پر تقریباً ۶ ماہ قبل عالیجاہ مہاراجہ بہادر میسور نے ازراہ قدردانی حضرت مولانا ممدوح کو میسور میں دعوت دی تھی اور نہایت اعزاز و اکرام

مبذول فرمایا اور آقا صادق شاہ ایڈیکانگ مہاراجہ صاحب نے بھی نہایت خلوص و محبت سے پیش آئے۔ مولانا نے بزمانۂ قیام میسور اپنے کمال فیضان و برکت سے علوم و فنون کی ترویج اور باہمی اخوت و رابطۂ مودت مستحکم و مضبوط ہونے کے لئے وہاں کے مسلمانوں کو ترغیب و تحریص دی اور اتحاد اسلام و ترویج علم پر آمادہ کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ریاست میسور میں ایک مدرسہ اسلامی قائم کیا گیا۔

حیدرآباد میں بھی تشریف لانے پر آپ نے جو علمی خدمات انجام دئے ہیں وہ بھی کیا کچھ کم لائق و تشکر و امتنان ہیں! حاجی سید محمد علیؒ داعی الاسلام جو نظام کالج میں پروفیسر ہیں اور جن کی ہستی یہاں کے مسلمانوں کے لئے مایۂ فخر و ناز و باعث غنیمت ہے انہوں نے یہاں پر ایک مدرسہ شبینہ بدین غرض قائم کیا ہے کہ فارسی علم و ادب کی اصلاح ہو۔ اور رابطۂ علم و ادب فارسی قدیم و جدید میں اصلاح ہو جائے چنانچہ بتاریخ ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۷ فروری ۱۹۲۷ء حاجی صاحب ممدوح نے اپنے مکان واقع ملک پیٹھ میں ایک جلسہ منعقد کیا اور حیدرآباد کے شائقین علم ادب فارسی و دیگر فضلا و بزرگان کی دعوت تھی جلسہ مذکور بصدارت جناب ثقۃ الاسلام دام برکاتہ منعقد ہوا اور مولانا ممدوح نے اس مدرسہ کے قیام پر ایک فصیح بلیغ تقریر بزبان فارسی تقریباً ۳ جزو کے ارشاد فرمائی جو کہ درحقیقت

جناب ثقۃ الاسلام کے دریائے علم کا ایک قطرہ ہے اور فارسی ادبیات کے شایقین کے لئے معلومات و حلاوت علمی کا سرچشمہ ہے

تحریر ہذا سے مقصد یہ ہے کہ علامہ ممدوح کے مجمل حالات علوم جو حضرات مجتہدین کے اجازت نامجات اور سلاطین و امراؤ بزرگان اسلام کے فرامین موجودہ سے فراہم ہو سکتے ہیں۔ جمع کر کے اونکا ترجمہ صحیفہ اور جرائد خلافت و ہمدم و اتحاد وغیرہ وغیرہ کے افتتاحیہ مضامین جو وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں بغرض آگاہی کافۂ مسلمین واہل ذوق طبع کرا دئے جائیں تاکہ علامہ ممدوح کے برکات وفیوض سے بوجہہ عدم اشاعت کوئی محروم نہ رہے۔

خلاصۂ اسناداتِ مولانا ثقۃ الاسلام دام برکاتہٗ

(الف) جناب ثقۃ الاسلام کے اسناد و اجازات علمیہ و کارہائے اجتہادی خدمات ملیہ اسلامیہ جب ہماری نظر سے گزرے اور ان مجتہدین کی عبارتیں ہم نے دیکھیں جو کہ آج کے روز مجتہدین زمانہ کے لئے سند کا کام دیتی ہیں اور وہ خط معائنہ کیا جو ثقۃ الاسلام کے والد ماجد کو شیخ الشریعہ اصفہانی وغیرہ نے لکھا ہے اور موسسات خیریہ اسلامیہ کی نسبت جو تحریرین خمسہ نے ارقام فرمائی ہیں اور خطابات ثقۃ الاسلام و اسوۃ الفقہاء المجتہدین و فخر الفقہاء والمجتہدین جو کہ کسی عالم و مجتہد کی نسبت نہیں لکھا گیا ہے اور نہ ایسے الفاظ میں کسی شخص کی تعریف و توصیف دیکھی گئی ہے۔ لہذا ان اسناد کو

نمبروار شائع کئے گئے جو صاحب چاہیں ہمارے اصل اجازات وخطوط مجتہدین وفرامین سلاطین اسلامیہ ملاحظہ فرما سکتے ہیں جن بزرگواروں نے اجازات وتحریرات حضرت مولانا ممدوح عطا فرمایا ہے اون کے اسماء مقدسہ حسب ذیل ہیں:-

اسماء حجج مقدسہ

نمبر (۱) حاجی میرزا حسین نجل میرزا خلیل طہرانی۔ نمبر (۲) اخوند ملا محمد کاظم خراسانی۔ نمبر (۳) آقا سید محمد کاظم طباطبائی یزدی نمبر (۴) حاجی شیخ عبداللہ مازندرانی نمبر (۵) سید اسماعیل صدر عاملی نمبر (۶) آقا مرزا محمد تقی شیرازی نمبر (۷) اخوند ملا محمد علی نخجوانی نمبر (۸) آقا مرزا محمد علی رشتی نمبر (۹) شیخ الشریعہ اصفہانی نمبر (۱۰) حاجی سید مصطفےٰ کاشانی نمبر (۱۱) حاجی شیخ محمد حسین مازندرانی نمبر (۱۲) آقا شیخ زین العابدین مرندی نمبر (۱۳) حاجی سید علی داماد تبریزی نمبر (۱۴) ہیئت علمیہ علیہ نجف اشرف نمبر (۱۵) ہیئت علمیہ مخفیہ نجف اشرف نمبر (۱۶) مکتوب اخوند ملا محمد کاظم خراسانی نمبر (۱۷) مکتوب حاجی سید علی تبریزی نمبر (۱۸) مکتوب اخوند ملا محمد علی نخجوانی نمبر (۱۹) مکتوب حاجی سید مصطفےٰ کاشانی نمبر (۲۰) مکتوب شیخ الشریعہ اصفہانی جو آقا ثقۃ الاسلام کو تحریر فرمایا ہے نمبر (۲۱) مکاتب حجج جو موسسات خیریہ آقا ثقۃ الاسلام پر تحریر فرمایا ہے۔

مجتہدین کے اجازوں کے منتخب مضامین

(۱) ثقۃ الاسلام تمام وظائف اجتہادیہ میں مجاز ہیں۔ (۲) جملہ امور حسبیہ میں (وہ کام جو بالکل مجتہدین کے اختیاری ہیں) ان کا تصرف مثل تصرف مجتہد مطلق ہے۔ اور ان کا حکم امور مذکورہ میں نافذ ہے (۳) احکام شرعیہ میں ان کے کلام کا رد کرنا (یعنے جھٹلانا یا نہ ماننا) کلام امام و کلام خدا کے رد کرنے کے مانند ہے۔ (۴) یہ عارفین (حقیقت کے جاننے والے) احکام خدا سے ہیں (۵) یہ خود وظائف اجتہادیہ رکھتے ہیں محض کسر نفسی و شکست نفسی کی وجہ ہے کہ ہم سے اجازہ چاہتے ہیں (۶) یہ خود اس کے اہل ہیں کہ دوسرے کو اجازہ دیں۔ (۷) ان کے احکام کا جاری کرنا امام مفترض الطاعۃ (یعنے جنکی اطاعت فرض کی گئی ہے) کی اطاعت ہے (۸) اس اجازے کے موافق جو صاحب عظمت بزرگان دین سے ہم کو ہے اور جس اجازے کی انتہا از روے سلسلہ ائمہ علیہ السلام پر ہوتی ہے ان کو ہم نے اجازت دی ہے اور اذن دیا ہے کہ یہ ان احادیث کی روایت کریں جو کتب اربعہ مشہورہ فرقہ شیعہ میں ہیں (۹) یہ علم و عمل و زہد و تقویٰ و احتیاط کے انتہا مدارج پر پہنچے ہیں (۱۰) جامع معقول و منقول ہیں (۱۱) سرآمد صاحبان فضل و عقل ہیں (۱۲) مشہور علماء دین میں ان کا شمار ہے (۱۳) یہ صاحب فہم و صاحب انسانیت ہیں اور قوم پرست ہیں اور طریقہ آزادئ انسانی کے رہبر ہیں (۱۴) ہیئت علمیہ نجف اشرف

کے رئیسوں میں سے ہیں۔ (۱۵) ہیئت علمیہ نجف اشرف کے بانی اور بنیاد ڈالنے والے ہیں۔ (۱۶) نیک بنیادوں کے قایم کرنے والے ہیں۔ جیسے کہ مدرسہ مرتضوی۔ اور قرائت خانہ (ریڈنگ روم) اور عام کتب خانہ رعایتی یعنی بلا فیس اور دار الصناعۃ نجف اشرف میں یتیموں کیلئے۔ مدرسہ سامرے میں (جس کا نام ناحیہ مقدسہ ہے) (۱۷) مدرسوں کیلئے یتیموں کیلئے شرعی آزادی کیلئے مجلس ملی ایران (یعنے پارلیمنٹ) کے ہمیشہ قایم رکھنے کے لئے اپنے ذات سے صرف کثیر کرتے ہیں (۱۸) جملہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ جو احکام انکی جانب سے صادر ہوں انکی اطاعت کریں اور انکی تعظیم کریں اور انکی بزرگی تسلیم کریں (۱۹) یہ اُن علماء سے ہیں جنکا عمل کتاب وسنت پر ہے اور جو شریعت کے رواج دینے والے ہیں۔ (۲۰) مومنین انکی نماز جماعت سے فیض حاصل کریں۔ (۲۱) علم وفضل میں سب سے گوئے سبقت لیگئے ہیں۔ وذالك فضل الله يؤتيه من يشاء۔ (یعنے یہ خدا کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے) (۲۲) از روئے علم اور از روئے عمل اطمینان کے قابل ہیں (۲۳) عالم باعمل ہیں (۲۴) مجتہدین کے نزدیک صاحب وثوق ہیں (۲۵) تہذیب اخلاق میں اعلیٰ درجے پر پہنچے ہوئے ہیں (۲۶) مسائل دینیہ کی دلیلوں میں جانچ کرنیکی بہت زحمت کیی ہے (۲۷) شرعی احکام کے دلیلوں پر پہنچ گئے ہیں (۲۸) انکی خدمت شریعت کی خدمت کرنا ہی (۲۹) علاوہ جامعیت علوم عقلیہ ونقلیہ کے علوم جدیدہ سے بھی واقف ہیں (۳۰) اُن اُمور سے واقف ہیں جو مقتضیات زمانہ ہیں (۳۱) کلیۂ ایران اور

اسلامی ممالک میں مشہور ہیں۔(۳۲) از روئے علم اور از روئے مال ایرانی تمدن کی بہت کچھ خدمت کی ہے (۳۳) یہ ہمارے فرزند روحانی ہیں۔ (۳۴) یہ صاحب رائے حق ہیں اور ہمارے معتمد ہیں اور امور مہمہ میں ہم ان سے مشورہ کرتے ہیں (۳۵) اسلام اور مسلمانوں کی بڑی خدمت کی ہے (۳۶) ایران میں جس وقت لشکر روس داخل ہوا تھا اور سلطنت مشروطہ ایران کا اوایل تھا اُسوقت روس سے جہاد کے ارادے سے بہمراہی مجتہدان بزرگ اور ہیئت علمیہ کے ساتھ جوان کی صدارت میں تھی نجف اشرف سے چلے تھے۔ اسوجہ سے روس کے پاس مجرم سیاسی قرار پائے (۳۷) ایسے پسر کے وجود سے باپ کو فخر کرنا چاہیئے (۳۸) سربر آوردگان حدود علم و شرف سے ہیں۔(۳۹) سلسلہ علمیہ شریفہ میں از روئے صفات حمیدہ ممتاز ہیں (۴۰) برادران ایمانی اِن کے وجود کے نعمت کی قدر کریں۔(۴۱) ہم امام کے لینے میں اور اُس کے مناسب مقام پر پہنچانے میں اور جمیع امور حسبیہ کے تصرف میں مجاز ہیں۔ مثل اس کے کہ یتیموں کے مال کی حفاظت کریں اُن کے مال کی حفاظت کریں جو غائب ہو اور مال مجہول المالک کی حفاظت کریں اور ایسے وقف جنکا کوئی متولی خاص نہو اُسپر تصرف کریں اور اُسکی طرف سے وصی ہیں جس کا کوئی وصی نہ ہو۔ (۴۲) حدود اسلام کے صاحبان حل وعقد میں داخل ہیں۔(۴۳) انکی بہت خدمت باعث رضامندی و سبب خوشنودی صاحب شریعت ہے (۴۴) مسلمانوں کے اتحاد کیلئے بہت زحمت کھینچی ہے (۴۵) اسلامی اور وطنی بنے ہوئے کپڑے

کے رواج دینے میں اپنا بہت مال صرف کیا ہے اور اسکو رواج دیا ہے۔
(ب) دوسرے جانب ہم نے فرامین شاہانہ دیکھے جو ثقتہ الاسلام کے
پاس سلطان محمد خاں خاص کے حضور سے آئے ہیں اور اون کیساتھ
طلائی تمغہ علمی جو اعلیٰحضرت سلطان المعظم ترکی نے آقائے ممدوح کو
عطا فرمایا ہے وصول ہوئی ہیں نیز متعدد فرامین دولت ایران دیکھے
ہیں جن کے ساتھ درجہ اول و دوم کے طلائی تمغہ جات علمی آقائے
ممدوح دئے ہیں اور خطوط و فرامین اعلیٰحضرت شاہ ایران و شاہ افغان
اعلیٰحضرت امان اللہ خاں و احمد شاہ قاچار و اعلیٰحضرت رضا شاہ پہلوی
بھی دیکھے ہیں و نیز خطوط وزارت علوم و معارف و مراسلات وزارت
خارجہ اور اسی قدر خطوط صدر اعظموں کے بھی مطالعہ میں آئے ہیں وانکو
لقب (ثقتہ الاسلام) سے مخاطب کیا ہے۔ خاص کر فرمان سلطان میں
الفاظ قدوۃ الاماجد و الاکارم افندی وغیرہ جو کہ الفاظ تعظیم و تجلیل ذکر
فرمایا ہے اور اون کے خدمات ملیہ اسلامیہ کا اعتراف کیا گیا ہے جسکے
مضامین کے اظہار سے طوالت ہوگی۔
(ج) ماسوائے علمائے اعلام و مجتہدین کلیہ عراق و عرب و سلاطین
عظام اسلام و امرائو وزرا رفخام کے علاوہ بڑے بڑے علماؤ مرشدین
اہل سنت والجماعت نے بھی جناب ثقتہ الاسلام کے فضل و علم بزرگی
و خدمات اسلامیہ کا اعتراف کیا ہے منجملہ اون کے اون خطوط کو جو خطوط
حضرت جناب قطب الاقطاب نقیب الاشراف بغداد شریف سید عبدالرحمن المحفی القادری

سجادہ نشین حضرت غوث اعظم شیخ عبد القادر گیلانی رح نے تحریر کیا ہے کہ میں نے پڑھا ہے جسمیں جناب ثقۃ الاسلام کو الفاظ تعظیمی و تکریمی سے یاد فرمایا ہے اور عموماً اہل ہندوستان اور خاص کر اہل بمبئی کو ان کی عزت وحرمت کے متعلق وصیت فرمائی ہے اور مولانا کے خدمت اسلامیہ کا اعتراف فرمایا ہے اور اون کے غیرت اسلامی کی تعریف کی ہے اور بالفاظ صاحب (ہمت عالیہ) انہیں یاد کیا اور مشاہیر علمائے عراق سے صاحب موصوف کو شمار کیا ہے۔

(د) مشہور تاریخ نویس جرجی زیدان مؤلف کتاب تمدن اسلامی اور مشاہیر الشرق کے کتاب کی پہلی جلد میں آقائے ثقۃ الاسلام کی تصویر معہ رئیس ہیئت اتحاد و ترقی ڈاکٹر ثریا بیگ جس حال میں کہ اتحاد کے ہاتھ جناب آقا ثقۃ الاسلام اور ڈاکٹر ثریا بیگ باہمدیگر مصافحہ اخوت اسلامی کیا ہے معہ جمعیت طرفین چھاپا ہے اور سیاحت نامہ جناب آنریبل خواجہ غلام الثقلین کا بھی مطالعہ کیا جسمیں کہ انہوں نے کتبخانہ و قرائت خانہ جات و آقا ثقۃ الاسلام نے بمقام نجف اشرف قائم کرکے اور اپنے جیب خاص سے اوس کا خرچ چلا رہے ہیں بچشم خود دیکھکر بہت تعریف و توصیف کی اور نیز یہ بھی تحریر فرمایا کہ جناب ثقۃ الاسلام اتحاد اسلامی کے بجد خدمت کر رہے ہیں۔ اور عراق و عرب میں ممتاز ہیں اور بہ نفس نفیس دولت روس کے خلاف قائم رہے اور نہایت پولٹیکل دماغ رکھتے ہیں اور اعلیٰ حکام و والیان دولت ترکیہ کے نزدیک

ان کا بہت کچھ اثر ہے اور مشاہیر عراق سے ہیں اور نیز ملنے کے لائق ہیں اور حضرت کو لقب ثقۃ الاسلام سے یاد کیا ہے۔

اسی طرح سے مجلات (المقتطف) و (الہلال) مطبوعہ مصر و (سبیل الرشاد) ومجلہ (مصورہ مطبوعہ قسطنطنیہ) واخبارات مصر و ایران و عراق و عرب و شام وغیرہ وغیرہ نے ذات ستودہ صفات جناب کے متعلق بہت تفصیل کے ساتھ تعریف و توصیف کی ہے اور اون کے مولفات نفیسہ کا تذکرہ کیا ہے کہ جس کے بالاستیعاب ذکر کرنے کی یہ چند صفحات میں گنجائش نہیں۔

(ھ) وہ اڈریس بھی دیکھنے میں آیا ہے جو بزرگان ایران و علماؤ اشراف بمبئی کے طرف سے دس سال قبل جبکہ مولانا پہلے پہل بمبئی میں وارد ہوئے اور ایرانیوں کے مدرسہ کو بطرز جدید تشکیل دیکر افتتاح فرمایا تھا مولانا کی خدمت میں پیش کیا گیا جسمیں بمبئی کے بڑے بڑے علما و اشراف و سر برآوردگان قوم و اکابر و اعاظم ایران موجود تھے اور یہ اڈریس شیخ محمد حسن کاشی عبارت و املا کو تحریر کیا ہے اور اون کے والد شیخ ابو القاسم نے دستخط فرمایا تھا اس اڈریس میں لقب ثقۃ الاسلامی سے یاد کیا گیا ہے مویّد دین و مذہب و ناشر علوم و معارف کے لقب سے بھی یاد کیا ہے اور صاحب موصوف کو اس صدی کے بڑے بزرگوں اور فضلا سے شمار کیا ہے۔

(۹) حضرت آقا ثقۃ الاسلام کے وہ خدمتیں جو اوراق و اسناد مجتہدین وسلاطین و وزرا د و امرا وغیرہ میں مذکور ہوئی ہیں اون کے علاوہ آقائے ممدوح نے بہت کچھ اور قابل الذکر خدمت مسلمانان عراق وعرب و ایران وہندوستان وغیرہ کی کی ہیں جو وہ اسناد میں مذکور نہیں ہیں اس لیے کہ یہ اجزا اور سنہ بین ۱۸ یا ۲۰ سال بیشتر کی ہیں اور یہ خدمتیں زمانہ مابعد میں انجام پذیر ہوئی ہیں منجملہ ان خدمات کے یہ خدمتیں بھی ہیں کہ عموماً احرار ہند اور خاص کر کارکنان خلافت کے ساتھ بہت کچھ ہمدردی کی گئی ہے احرار خلافت کے ساتھ ملکر سفر کراچی فرمایا اور متعلقہ خدمتیں انجام دیں عموماً تمامی مسلمانان ہند اور خصوصاً شیعیان ہند کو مسائل متعلقہ جزیرۃ العرب اور اماکن مقدسہ میں ہم آہنگ وہم آواز بنایا اور انجمن عتبات عالیات کی صدارت فرمائی جو تقریباً پانچ سال پیشتر لکھنؤ میں قائم ہوئی تھی اور ایک خطبہ صدارت جو مافوق العادت شدید اللہجہ تھا پڑھا۔

ممدوح نے ایرانیوں کے ساتھ شیر وشکر جیسا ملکی اور اون میں اتحاد کی روح پھونکی اور عموماً چھوٹے بڑے ہر طبقہ میں مدد خرچ ایسی خدمت کی جس کا اندازہ مشکل ہے خواتین ایران مقیم بمبئی کے لئے تعلیم نسوان کے مدرسہ کی بنیاد ڈالی جس کو دس سال کا عرصہ ہوتا ہے مگر افسوس کہ بعض دشمنان علوم آج اوس کی جڑ کاٹنے کی فکر میں لگے ہوے ہیں۔

انجمن اخوت اسلامیہ ایران بمبئی کے صدر انجمن جمعیت جوانان اثنا عشری ہند کے بھی رئیس ہیں اور منجملہ خدمات آخری خدمت آل انڈیا

شیعہ کانفرنس کے قیام بہ بمبئی کی دعوت سنے کہ باوجود ۱۸ اسال گذرجانے کے اب تک کانفرنس نے بمبئی کے منہ نہیں دیکھا تھا چنانچہ پانچ سال پیشتر مرحوم نواب فتح علی خاں قزلباش اس غرض سے بمبئی آئے اور انتہائی کوشش فرمائی اور اکابر واشراف بمبئی سے ملاقاتیں کیا کہ شاید ان کے کوششوں سے اہالیان بمبئی کانفرنس کو دعوت دیں مگر ممکن نہ ہوا اور کسی کو توفیق نہ ہوئی اور نہ ایسے اسباب مہیا ہوئے۔ لیکن اس سال جب کہ کانفرنس کی آقائے ممدوح سے ماہ صفر ۱۳۴۳ھ میں خواہش دعوت کی تو آقائے ممدوح نے بزرگان بمبئی کے سامنے اس مسئلہ کو نہ صرف پیش کیا بلکہ باوجود مخالفت اور وفد کا قطعی مایوس ہو جانے کے بہت جلد اپنے حسن تدبیر و عمل و کوشش سے سب کو اس مسئلہ میں متفق اور دعوت کانفرنس پر راضی کرلیا اور کانفرنس کو دعوت دے کر اگرچہ اس قدر زرکثیر چندہ کی امید نہیں تھی مگر خدا کے فضل و برادران دینی کی ہمت سے ایک کثیر رقم چندہ سے مالا مال کر کے عزت و احترام کے ساتھ بتاریخ ماہ مارچ ۱۹۲۵ء مطابق شعبان ۱۳۴۳ھ کو واپس فرما دیا الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً۔

تشکر عالیجناب صدر اعظم بہادر دام اقبالہ

جناب ممدوح حیدرآباد فرخندہ بنیاد کو قدوم میمنت لزوم سے مزین فرمایا عالیجاہ علم پرور راجہ مہاراجہ بہادر صدر اعظم اطال اللہ عمرہ و اقبالہ نے

اون کے علم کی وجہ سے نہایت درجہ خدمت بے لوث فرمانے سے
میں اپنے ہم مذہب و برادران ہندی و ایرانی کی طرف سے اصالتًا
و وکالتًا اور عالی خیال بزرگان دین کے طرف سے مدار المہام بہادر
کو بہ قلبًا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جو خدمات ہم لوگوں کو کرنا تھا اوہ ہم
لوگوں کے طرف سی اپنے بزرگی سے ادا فرمایا ہی خداوند تبارک و تعالی سے
اُمید کرتا ہوں کہ اون کو سلامت رکھے اور اون کے آل و اولاد و عزت
و حرمت کو برقرار رکھے طول عمر مرحمت کرے اور روز بروز اون کو ترقی
افزون فرمائے امین ثم آمین فقط

تمت